رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

REGD No. L. 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یکم چہارشنبہ

۲۷ صفر ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ا۲

جلد ۴۵/۱۰ | ۳ اخاء ۱۳۳۵ ہش ۳ اکتوبر ۱۹۵۶ء | نمبر ۲۳۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلسہ قادیان کی تاریخوں میں تبدیلی نہیں ہوئی

جو دوست اپنے طور پر جا سکتے ہوں وہ ضرور جائیں

قافلہ قادیان کے ممبروں کے لئے یہ اعلان کیا جا چکا ہے کہ حکومت ہندوستان نے دسہرہ کی وجہ سے مجوزہ تاریخوں (۱۲، ۱۳، ۱۴ اکتوبر ۱۹۵۶ء) میں پاکستانی قافلہ کی اجازت نہیں دی۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ قادیان کا جلسہ بھی ملتوی ہو گیا ہے۔ بلکہ حضور کے منشاء کے مطابق جلسہ انشاء اللہ انہی تاریخوں میں ہوگا۔ پس جو پاکستانی دوست ان تاریخوں میں اپنے طور پر قادیان جا سکیں اور ان کے پاس پاسپورٹ موجود ہو۔ یا وہ پرائیویٹ طور پر پاسپورٹ حاصل کر سکیں وہ ضرور جائیں کیونکہ جلسہ کی تاریخوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے۔ ہم قافلہ کی اجازت کے لئے بھی دوبارہ کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن اگر قافلہ کی اجازت نہ بھی ملی تب بھی جو دوست اپنے طور پر جانے کا ارادہ رکھتے تھے انہیں اپنا ارادہ نہیں بدلنا چاہیئے اور قادیان کی برکات اور مقدس مقامات کی دعاؤں سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ فقط والسلام مرزا بشیر احمد دفتر حفاظت مرکز ربوہ ۵۶/۱۰/۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا خط

حال ہی میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا ایک خط موصول ہوا ہے اس خط پر حضور نے حسب ذیل ارشادات رقم فرمائے ہیں :-

چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کا ایک ضروری خط ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ اس خط سے دو اہم امور کا فیصلہ ہو جاتا ہے۔ ایک امر وہ پروپیگنڈا ہے جو مولوی عبدالمنان صاحب کے ساتھی جماعت میں کر رہے ہیں کہ گویا مولوی عبدالمنان کی علمی تحقیقاتوں اور کارروائیوں کا شہرہ امریکہ تک پہنچا۔ جس پر امریکہ نے انکو اپنے ملک میں تقریر کی دعوت دی اور پتہ لگ جاتا ہے کہ یہ دعوت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی سفارش پر ہوئی تھی نہ کہ ان کی عالمی شہرت کی وجہ سے۔ جیسا کہ تھوڑے دنوں میں تحقیقی طور پر ثابت ہو جائیگا مولوی عبدالمنان صاحب کی مسند احمد کی تبویب نہ کوئی نیا کارنامہ ہے نہ کوئی علمی تحقیق ہے۔ یہ کام کوئی چالیس سال سے مسلمانوں میں ہو رہا ہے اور مصر اور ہندوستان کے علماء اس میں لگے ہوئے ہیں۔ بلکہ بعض کتابوں سے پتہ لگتا ہے کہ بعض لوگ اسکو مکمل بھی کر چکے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ محنت کا کام ہے جیسے ڈکشنری میں سے لفظ نکالنے کا کام محنت کا کام ہوتا ہے۔ مگر علمی وسعت نظر کا کام نہیں۔ مدرسہ احمدیہ کے بعض پرانے اساتذہ کہتے ہیں کہ جب مولوی عبدالمنان صاحب سکول میں انجمن کے تنخواہ دار ملازم تھے تو خود بھی اپنا وقت اس کام پر صرف کرتے تھے اور بعض طلباء سے بھی مدد لیتے تھے واللہ اعلم بالصواب بہرحال کوئی نہ کوئی دوست کچھ دنوں تک اس مسئلہ پر تفصیلی اور مکمل روشنی ڈال دینگے۔ مصر کے ایک عالم نے اس کتاب کی تبویب کی چودہ جلدیں شائع کی ہیں جو کہتے ہیں کراچی اور لاہور میں مل سکتی ہیں گو شبہ ہے کہ ابھی کچھ جلدیں شائع ہونی باقی ہیں۔ ان جلدوں میں سے بہت سی ہمارے جامعۃ المبشرین کی لائبریری میں موجود ہیں۔ اور کچھ جلدیں قادیان کے زمانہ سے میری لائبریری میں موجود تھیں جو اب یہاں آ گئی ہیں۔ بے شک حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایسی کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی تھی۔ یہ جلدیں غالباً مرزا ناصر احمد کی ولایت سے واپسی پر میں نے اس کے ذریعہ سے مصر سے منگوائی تھیں۔

اس خط سے اس شبہ کا بھی ازالہ ہو جاتا ہے، جو بعض دوستوں نے اپنے خطوں میں ظاہر کیا ہے جو یہ ہے کہ مولوی عبدالمنان کو امریکہ بھجوا کر چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے فتنہ کا دروازہ کھولا اور ان کے دوستوں کو جھوٹے پروپیگنڈا کا موقعہ دیا۔ مگر جیسا کہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے خط سے ظاہر ہے انہوں نے موجودہ حالات کے علم سے پہلے یہ کوشش کی تھی اور اس خیال سے کی تھی کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے بیٹوں میں سے ایک ہی بیٹے کو کچھ علمی شغف ہے وہ علمی مجالس میں آ جائے تو اس طرح شاید سلسلہ کو بھی کچھ فائدہ پہنچ جائے گا۔ چونکہ مولوی عبدالمنان تحریک جدید کے ایک عہدے پر مقرر تھے۔ اس لئے چوہدری صاحب کا یہ سمجھنا مشکل تھا کہ وہ یا ان کے گہرے دوست کوئی بات سلسلہ کے خلاف کرینگے انہیں کیا معلوم تھا کہ چوہدری غلام رسول ۳۵ کی قسم کے لوگ اخباروں میں ان کو حضرت مولانا عبدالمنان کر کے لکھیں گے۔ چوہدری صاحب نے مولوی عبدالمنان وکیل التصنیف کی سفارش کی تھی۔ انہوں نے حضرت مولانا عبدالمنان کی سفارش نہیں کی تھی۔ اس لئے ان پر الزام لگانا درست نہیں اور جیسا کہ انہوں نے لکھا ہے الاعمال بالنیات انکی نیت کو دیکھنا چاہیئے جو ظاہر ہے عمل کو نہیں دیکھنا چاہیئے ہاں جو لوگ واقعات کے ظاہر ہو جانے کے بعد بھی ایسے لوگوں میں گھستے ہیں۔ وہ اپنے عمل سے اس بات کا ثبوت دے دیتے ہیں کہ ان کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہیگ، ۹ ستمبر ۱۹۵۶ء

سیدنا و امامنا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

حضور کے ارشاد کے ماتحت پرائیویٹ سکرٹری صاحب نے خاکسار کو محترمہ عائشہ صاحبہ

(باقی صفحہ ۸ پر)

حضور ایدہ اللہ کی صحت :- ربوہ ۲ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ "طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے" احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازی عمر کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳ر اکتوبر ۱۹۵۶ء

اسلامی متبرّک اصطلاحات کی تضحیک

ذیل میں ہم لاہور کے ایک دینی معاصر کے مزاحیہ کالم سے ایک حصہ نقل کرتے ہیں :-

''..... تو سجدۂ سہو'' نہیں تھا۔ البتہ یہ تردید ضرور ''سجدہ سہو'' ہی ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ ہماری مسجد سیاست میں جو لوگ امامت کے مناصب پر قابض ہوگئے ہیں ان کے سیاسی عقائد اپنے مقتدیوں کے عقائد سے بالکل مختلف ہیں۔ ان کا جی تو چاہتا ہے۔ کہ اپنے سیاسی عقائد ہی کے مطابق مقتدیوں کو نماز سیاست پڑھوائیں مگر مقتدی کچھ کٹر اور متعصب قسم کے واقع ہوئے ہیں۔ اس لئے بیچاروں کی تمنا دل ہی دل میں گھٹ کر رہ جاتی ہے۔ اور انہیں اپنے مقتدیوں کے سیاسی عقائد ہی کا ہم نوا ہونا پڑتا ہے۔ البتہ جب یہ ائمہ محسوس کرتے ہیں۔ کہ مقتدی حضرات ''دنیا و ما فیہا'' سے بے خبر نماز میں محو ہیں۔ تو ایک دو باتیں اپنے سیاسی عقائد کی بھی کر جاتے ہیں مگر یہ مقتدی سادہ لوح مشہور ہونے کے باوجود بڑے ہوشیار ہیں۔ وہ یہ بھی جانتے ہیں۔ کہ امام صاحب اپنی چال چلنے سے نہیں رہیں گے۔ اس لئے نماز میں محو ہونے کے باوجود چوکنا رہتے ہیں۔ اور جونہی امام صاحب اپنے عقیدے کے مطابق کوئی حرکت کرتے ہیں یہ سبحان اللہ سبحان اللہ کا شور مچا دیتے ہیں۔ اور بیچارے امام صاحب مقتدیوں کو دل ہی دل میں کوستے ہوئے اور سجدۂ سہو ادا کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔''

ملاحظہ کیجئے اسلامی متبرک اصطلاحات ''سجدہ سہو''۔ ''مسجد''۔ امام۔ مقتدی نماز وغیرہم کی کس طرح تضحیک کی گئی ہے۔ کیا مزاح نویس صاحب کو اپنے مشق سخن کے لئے اسلامی متبرک اصطلاحات کی تضحیک کے سوا کوئی اور پیرایہ کلام نہیں سوجھ سکتا تھا؟

یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر کسی نیک اور پاک انسان کے لئے علیہ الرحمۃ وغیرہ دعائیہ الفاظ استعمال کئے جائیں۔ تو آسمان سر پر اٹھا لیتے ہیں۔ گویا ان کے خیال میں اب اسلام کی تعلیم نیک اور پاک انسان پیدا کرنے کے ناقابل ہوگئی ہے۔ اور اب ''ائمہ کفر'' تو پیدا ہو سکتے ہیں۔ ''ائمۃ اسلام'' پیدا نہیں ہو سکتے۔ العجب ثم العجب۔ یہ لوگ دوسروں پر تو الزام لگانے میں پیش پیش ہوتے ہیں۔ مگر اسلامی اصطلاحات۔ کے وہ خود جس تضحیک و تمسخر کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اس کے لئے انہیں ذرا احساس نہیں ہوتا۔

ایک غلط بیانی

ایک ہفت روزہ معاصر کی ایک حالیہ اشاعت میں ایک ادارتی نوٹ شائع ہوا ہے۔ جس کا عنوان ہے ''حکومت کیوں خاموش ہے؟'' نوٹ کے شروع ہی میں معاصر نے ایک ''عظیم'' غلط بیانی کی ہے۔ لکھتا ہے :-

''۲۳ ر ستمبر کا الفضل ہمارے پیش نگاہ ہے۔ اس کے صفحہ آٹھ پر بعض قادیانیوں کے خواب شائع ہوئے ہیں۔ ان خوابوں میں یہ ثابت کیا گیا ہے۔ کہ مرزا محمود کے بعد قادیانیوں کے خلیفہ ان کے لڑکے مرزا ناصر ہوں گے۔''

اگر معاصر الفضل ۲۳ ر ستمبر ۱۹۵۶ء کے صفحہ آٹھ پر ''مرزا ناصر احمد صاحب'' کا نام بھی لکھا ہوا دکھا دیں۔ تو ہم ان کے ممنون ہوں گے۔

معاصر کے مدیر محترم لکھتے ہیں :-

''ہمیں مرزائیوں کی خلافت اور ان کے جھگڑے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہمارے لئے دلی کوفت اور قلبی اذیت کا باعث ان کا اندازِ استدلال ہے۔ جس کی ہم کبھی اجازت نہیں دے سکتے۔ اس خواب سے دو باتیں واضح ہوئیں۔ ایک یہ کہ مرزائیوں کی نگاہیں اب بھی انگریز کی طرف لگی ہوئی ہیں۔ دوسرے یہ کہ انگریز یہی چاہتا ہے۔ کہ مرزائیوں کی خلافت کا منصب مرزا محمود کے گھر ہی میں رہے۔''

جو خواب الفضل میں شائع ہوا ہے۔ یہ خواب دیکھنے والے نے ۱۹۱۴ء کے قریب دیکھا تھا۔ مگر معاصر کہتا ہے۔ کہ ''مرزائیوں کی آنکھیں اب بھی انگریز کی طرف لگی ہوئی ہیں۔'' گویا اس کے نزدیک ۱۹۱۴ء کے معنی ''اب'' ہیں۔ خدا جانے یہ م

م اب کتنا پیچھے کی طرف دوڑ سکتا ہے۔ پھر یہ ایک خواب ہے۔ اور خوابیں تعبیر طلب ہوتی ہیں۔ پھر انگریز تو یہاں سے مدت ہوئی چلا گیا ہوا ہے۔ مگر معاصر ہے کہ اب بھی ڈر رہا ہے۔ کہ انگریز خلافت کو محمود ایدہ اللہ تعالےٰ کے گھر ہی میں رکھنا چاہتا ہے۔

جہاں تک خواب کا تعلق ہے۔ ہماری استدعا ہے۔ کہ مدیر محترم چند روز ''سورہ یوسف'' کی ضرور تلاوت کریں۔ اور خواب اور تعبیر خواب پر خوب غور کریں۔ ورنہ ڈر ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے محبت و عقیدت کا اظہار

مجلس ارشاد تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی قرارداد

تعطیلات موسم گرما کے معاً بعد آج کالج کھلتے ہی مجلس ارشاد کے زیر اہتمام احمدی کارکنان و احمدی طلباء کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت پروفیسر بشارت الرحمن ایم اے منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن مجید کے بعد جو محمد احمد انور نے کی صاحب صدر نے منافقین کے موجودہ فتنہ کے بعض حالات بیان کئے۔ اور مندرجہ ذیل قرارداد پیش کی۔ جو بالاتفاق رائے منظور ہوئی۔

''تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے سٹاف اور دیگر تمام احمدی کارکنان اور احمدی طلباء کا یہ اجلاس منافقین کی کارروائیوں سے کلی برأت کا اظہار کرتا ہے۔ ہم خدا تعالےٰ کے فضل اور رحم سے خلافت حقہ کے دامن سے وابستہ ہیں اور انشاء اللہ تعالےٰ آخری دم تک وابستہ رہیں گے۔ ہم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق مصلح موعود اور خلیفہ برحق یقین کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ سے دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اسلام کے اس فتح نصیب جرنیل کو بہت لمبی اور پُر از صحت و عافیت زندگی عطا فرمائے۔ اور پیشگوئی کے الفاظ مظہر الاول والآخر کے ماتحت اسلام کی آخری فتوحات بھی حضور کو دکھا دے۔ اور ہمیں حضور کے انوار قدسیہ کو پورے طور پر جذب کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللّٰھم آمین۔

خاکسار محبوب عالم خالد ایم۔ اے نائب صدر مجلس ارشاد تعلیم الاسلام کالج ربوہ

میاں محمد صاحب کی کھلی چٹھی کا جواب شائع ہو چکا ہے

جماعتیں جلد منگوا لیں

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ میاں محمد صاحب کی کھلی چٹھی کا جواب ناظر صاحب اصلاح و ارشاد کی طرف سے شائع ہو چکا ہے۔ اسکی قیمت -/۶ روپے فی سینکڑہ ہے۔ ڈاک کا خرچ اس کے علاوہ ہوگا۔ جماعتوں کو چاہیئے کہ جلد دفتر پرائیویٹ سیکرٹری سے منگوا لیں۔ ٹریکٹ کا نام یہ ہے :-

''میاں محمد صاحب مل اونر لائلپور کی کھلی چٹھی بنام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا جواب''

(پرائیویٹ سیکرٹری)

مشاعرہ کا التواء

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ مورخہ ۴ر اکتوبر کو جس مشاعرہ کے انعقاد کا میری طرف سے اعلان ہوا تھا۔ وہ ملتوی کر دیا گیا ہے۔ احباب مطلع رہیں خاکسار سردار رحمت اللہ

ولادت :- برادرم مکرم ملک مبارک احمد صاحب کے ہاں ۲۲ر ستمبر کو فرزند تولد ہوا ہے۔ حضور نے منور احمد نام تجویز فرمایا ہے۔ دوست دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو خادم دین بنائے۔ اور صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ (خاکسار بشارت احمد بشیر نائب وکیل التبشیر)

اور سازش کیا ہوتی ہے؟

ایک دوسرے کے خلاف ہزاروں روپیہ خرد برد کرنے۔ جعلی قراردادیں بنانے قفل توڑنے اور آمریت کے شکنجے میں کسنے کے الزامات

پولیس اور ضمانتوں تک نوبت

کیا "پیغام صلح" اب بھی یہی کہے گا کہ ہمارا دامن سازشوں سے بکلی پاک ہے

خورشید احمد

پیغام صلح نے بڑے طمطراق سے یہ دعوے کیا تھا کہ:۔

"ایسی ناپاک سازشیں خلیفہ صاحب ہی کی جماعت میں چلتی ہیں۔ جماعت احمدیہ لاہور اور اسکے بزرگوں کا دامن بحمد اللہ ان باتوں سے بکلی پاک ہے۔" (پیغام صلح یکم اگست ۱۹۵۶ء)

جب مکرم شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی نے غیر مبایعین کی صرف ایک اندرونی سازش کی ذرا نقاب کشائی کی تو پہلے تو وہ خاموش رہا۔ اور آخر اب اس نے تازہ اشاعت میں یہ کہہ کر ٹالنے کی کوشش کی ہے کہ

"رہ گئیں وہ شکایات جو اس میں درج ہیں اگر وہ صحیح بھی ہوں اور وہ فی الواقعہ حضرت مرحوم کے قلم سے نکلی ہوں (جس پر ہمیں شبہ ہے) تو بھی اسکو سازش نہیں کہہ سکتے۔"

اگر پیغام صلح جرأت کرکے تسلیم کر لیتا کہ ہم میں بھی اندرونی سازشیں ہوتی رہتی ہیں۔ تو بات ختم ہو جاتی۔ لیکن اس نے چونکہ مندرجہ بالا الفاظ میں۔ پھر اپنی اندرونی سازشوں پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ اس لئے ذیل میں ہم ان لوگوں کی سازشوں کی ایک اور ہلکی سی جھلک خود پیغام صلح کے حوالہ سے ہی پیش کرتے ہیں۔ کیا پیغام صلح اب بھی یہ کہنے کی جرأت کرے گا۔ کہ "ہمارے بزرگوں کا دامن بحمد اللہ ان باتوں سے بکلی پاک ہے۔"

جعلی ریزولیوشن اور ہزاروں روپیہ خرد برد

"میاں صاحب (مراد میاں محمد صاحب) کے عہد صدارت میں انجمن کا ہزاروں روپیہ ضائع کیا گیا۔ حساب کتاب کے رجسٹر خود اپنی کہانی بتا رہے ہیں۔ جعلی ریزولیوشن بنائے گئے اور باوجود احتجاج کے ان پر عمل درآمد ہوتا رہا۔" (از مولانا یعقوب خان صاحب پیغام صلح ۱۷ فروری ۱۹۵۴ء)

قفل توڑ کر ہزاروں روپے کی اجناس لے بھاگے

"ان میں سے ایک گروہ نے جا کر انجمن کی اراضیات اوکاڑہ کے گوداموں کے قفل توڑ ڈالے اور ہزارہا روپے مالیت کے اجناس ٹرکوں پر لاد کر لے گئے۔ کیا یہ بھی تصور میں بھی آسکتا ہے کہ احمدی کہلانے والا ایسے فعل کا مرتکب ہوگا۔ مجھے افسوس ہے کہ یہ لوگ غلط جوش میں آکر نہ صرف قانون شکنی کے مرتکب ہوئے اور اب معلوم ہوا ہے کہ قانونی جواب دہی میں ہیں بلکہ قوم کے وقار کو ایک ناقابل تلافی دھکا لگایا ہے۔ اس سے بھی بڑھ کر افسوسناک امر یہ ہے کہ ان کے بقول انہوں نے سابق صدر صاحب کے حکم سے ایسا کیا۔"

(از مولانا محمد یعقوب خان صاحب پیغام صلح ۱۷ فروری ۱۹۵۴ء)

پولیس کی آمد اور ضمانتوں تک نوبت

"درحقیقت یہی فیصلہ تھا جو بموجودگی پولیس افسران کارکنان انجمن کو جمع کرکے سنایا تھا۔ ۔ ۔ ۔ یہ فیصلے ہم سب نے دونوں پولیس افسر صاحبان کو سنائے اور سوائے ضمانتوں کے معاملہ کے انجمن کے کارکنوں میں بھی ان کا اعلان کیا گیا۔" (پیغام صلح ۱۷ فروری ۱۹۵۴ء)

آمریت کا شکنجہ

"شکر ہے کہ ہم نے اطمینان کا سانس لیا۔ اور آمریت کے شکنجہ سے نجات حاصل کی ہمیں میاں محمد صاحب اور ان کے رفقائے کار سے بالکل اتفاق نہیں۔ اور نہ ان کی قیادت ماننے کے لئے تیار ہیں۔" (ایک خط منقول از پیغام صلح ۱۷ فروری ۱۹۵۴ء)

کٹھ پتلیوں کی طرح ناچ

"ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ سب لوگ ایک شخص کے ہاتھ میں کٹھ پتلیوں کی طرح ناچ رہے ہیں۔" (خط ممتاز احمد صاحب فاروقی از پیغام صلح ۱۷ فروری ۱۹۵۴ء)

ایک دوسرے کو مسیح الدجال کا خطاب

"کوئی بھی خواہ وحدت قومی اپنی تحریروں میں وہ لب ولہجہ اختیار نہیں کر سکتا۔ جو چیمہ صاحب نے اپنے ایک ٹریکٹ میں استعمال کیا ہے۔ اس آخری رسالہ میں تو کمال ہی کر دیا اور جماعت کی اکثریت کو "مسیح الدجال" کا خطاب بھی دے دیا اور جن انتخابات کے ذریعہ نئی مجلس معتمدین وجود میں آئی ہے۔ اسے دجل کاری قرار دیا۔ چیمہ صاحب خدارا سوچیں اس انداز گفتگو میں اور مکفر ملاؤں کی گفتگو میں کیا فرق ہے۔"

(از مولانا محمد یعقوب خان صاحب پیغام صلح ۳ اپریل ۱۹۵۴ء)

عدالت تک جانے کی دھمکی

"چیمہ صاحب نے دھمکی دی ہے کہ وہ نتائج سے لاپروا ہو کر۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بڑی سے بڑی عدالت تک اپنے کیس کو پہنچائیں گے۔" (")

"امیر مرحوم" سے شدید اختلاف

"اس رسالہ میں جماعت کو امیر مرحوم کے دشمنوں اور عقیدت مندوں کی بنا پر دو ٹکڑوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ میں مانتا ہوں کہ ہم میں سے چند ایک دوستوں نے حضرت مرحوم کے ساتھ بعض معاملات میں شدید اختلاف کیا جس سے انہیں اذیت بھی پہنچی۔" (")

جعلی ریزولیوشن

"ناگوار چیز اس سے بھی بدتر ہے جس کا ایک دیندار آدمی تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اور وہ یہ کہ جنرل کونسل کے جس ریزولیوشن کے ذریعے یہ غیر آئینی اختیارات حاصل کئے گئے۔ اس کے متعلق ایک فریق کا دعوے ہے کہ وہ جعلی تھا جو بعد میں دفتر میں بیٹھ کر لکھا گیا۔ میں مانتا ہوں کہ اسکے متعلق فریق ثانی کے لئے اختلاف کی گنجائش ہو سکتی ہے۔ مگر یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ ریزولیوشن کو جعلی سمجھنے والا بھی ایک کثیر گروہ ہے۔ اور مسلمہ تقوے رکھنے والے دوستوں پر مشتمل ہے۔"

(از مولانا محمد یعقوب خان صاحب پیغام صلح ۳ فروری ۱۹۵۴ء)

بے قانونی اور آمریت

"بڑی مشکل سے رات کے دو اڑھائی بجے خدا خدا کرکے سابق صاحب صدر نے نیا آئین پیش کرنے کی اجازت دی۔ مگر پرنالہ وہیں کا وہیں رہا۔ آئین پر غور کرنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ پھر رائے شماری کرانے پر جب بھاری اکثریت فوری غور کے حق میں کھڑی ہوئی۔ تو سابق صدر صاحب چپ چاپ تشریف لے گئے۔ قانونی موشگافیاں خواہ کچھ ہوں۔ اس سے بڑھ کر کیا بے قانونی ہو سکتی ہے۔ کہ قوم کی رائے پر اپنی منشاء کو مقدم کیا جائے۔"

(از مولانا محمد یعقوب خان صاحب پیغام صلح ۳ فروری ۱۹۵۴ء)

(باقی صفحہ پر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں

مخلصین جماعت کے خطوط

مکرم احمد مختار صاحب اور بہاول بخش صاحب کے خطوط

مندرجہ ذیل دو خطوط ملاحظہ کرنے کے بعد حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:-

"لعنت اللہ علی الکاذبین

میں نے اپنی زندگی میں شاید لاکھوں دفعہ حضرت خلیفہ اولؓ کہا ہوگا۔ اور طب کے تذکرہ میں شاید چند مرتبہ حکیم نور الدین رضی صاحب بھی کہا ہو۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں اکثر لوگ حکیم نور الدین صاحب کہتے تھے۔ ان کی اولاد نور الدین اعظم کہتی ہے۔ جو خطاب ان کو اکبر شاہ خاں نجیب آبادی مرتد نے دیا تھا یہ خطاب سے بھی جھوٹا کیونکہ اعظم کے معنی ہوتے ہیں اپنے زمانہ کے لوگوں میں سے سب سے بڑا اور حضرت خلیفہ اولؓ کے زمانہ کے لوگوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی شامل تھے مگر بہرحال یہ شرم کی بات ہے کہ جماعت احمدیہ کے خلیفہ کو جماعت احمدیہ سے مرتد ہونے والے کے خطاب سے یاد کیا جائے شروع میں بے شک نجیب آبادی صاحب لاہور آ گئے تھے مگر بعد میں وہ اپنے وطن چلے گئے۔ اور وہاں پر مسجد میں جا کر ارتداد کا اعلان کیا!"

نقل خط احمد مختار صاحب سکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ کراچی

بحضور امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ (بوساطت مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بہاول بخش صاحب ولد حیات محمد صاحب جماعت احمدیہ کھوکھر غربی ضلع گجرات کے رہنے والے ہیں۔ آج کل کراچی موٹر بس سروس نکلسن روڈ کراچی میں کام کرتے ہیں انہوں نے تحریری بیان دیا ہے۔ جو کہ لفافہ میں ملفوف ہے۔ کہ عبدالوہاب صاحب عمر نے ان کے سامنے بیان کیا ہے کہ حضور جب بھی حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے متعلق ذکر فرماتے ہیں تو بجائے خلیفہ اول کہنے کے حکیم نور الدین رضی کی فلاں بات ہے کہتے ہیں۔ اور یہ کہ حضور کو ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔ ان کا تحریری بیان ارسال خدمت اقدس برائے ملاحظہ ہے والسلام

خاکسار حضور کا ادنیٰ خادم احمد مختار سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ کراچی

محمد قدرت اللہ قائمقام امیر

نقل خط بہاول بخش صاحب

۱۹۵۲ء کی بات ہے میں عبدالوہاب کے پاس علاج کے لئے مورخہ ۵۲-۱-۱۷ سے ۵۲-۲-۱۲ تک رہا۔ اس عرصہ کے دوران ایک دن میں ان کے دواخانہ میں بیٹھا ہوا تھا۔ تو حکیم عبدالوہاب صاحب ایک دوسرے دوست سے جن کو میں نہیں جانتا تھا بات چیت کر رہے تھے اور ان سے مخاطب تھے اور میں پاس بیٹھا ہوا تھا حکیم عبدالوہاب صاحب نے کہا کہ حضرت صاحب جو موجودہ خلیفہ ہیں جب کوئی بات حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی کرتے ہیں۔ تو بجائے حضرت خلیفہ اول کے وہ ہر وقت حکیم نور الدین کہتے ہیں۔ ان کو ایسا نہیں کہنا چاہیئے۔ کیونکہ دوسرے تمام لوگ خلیفہ اول کو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ یہ بات میں نے سنی تو میں خدا کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ مجھے نفرت پیدا ہو گئی۔ پہلے تو میرا ارادہ تھا کہ میں اس بات کو کسی دوسرے کے سامنے ظاہر کر دوں لیکن میں ضلع گجرات میں کھوکھر غربی کا رہنے والا ہوں اور میں وہاں عارضی طور پر علاج کے لئے گیا تھا۔ جب میں نے یہ سنا تو مجھے خیال پیدا ہوا کہ یہ لوگ باوجود اتنے قریب ہونے کے ایسی تعصب کی باتیں کرتے ہیں۔

بہاول بخش ولد حیات محمد جماعت احمدیہ کھوکھر غربی ضلع گجرات حال کراچی

کراچی موٹر بس سروس نکلسن روڈ

صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کا خط

ذیل میں صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کا خط درج کیا جاتا ہے۔ اس سے پہلے فیضی صاحب کے خسر سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کا خط شائع ہو چکا ہے۔ یہ ان کے ایک اور قریبی رشتہ دار کا خط ہے۔ امید ہے اسے پڑھ کر ان کی طبیعت صاف ہو جائیگی۔ (ادارہ)

61 Melrose Rd.
London S.W. 18
22/8/56

بحضور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔

سیدی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آج الفضل کے ذریعہ فیض الرحمن فیضی کی اس شرارت آمیز گفتگو کا علم ہوا۔ جو اس نے مرزا منظور احمد صاحب لیکچرر گورنمنٹ کالج سے کی تھی۔ اس ضمن میں اپنا نام دیکھ کر طبیعت سخت منغض ہوئی۔ اگرچہ فیضی اپنی بیوی کے واسطہ سے بظاہر میرا رشتہ دار ہے۔ مگر میں ایسی رشتہ داری پر ہزار لعنت بھیجتا ہوں۔ جو میرے ساتھ میری مرحومہ ماں کے نام کو بھی ایک گونہ ملوث کرنے کا موجب ہوئی۔

فیضی سے میری واقفیت احمدیہ ہوسٹل میں ہوئی تھی۔ اور میرا تعلق اس سے بس اسی وقت تک رہا ہے۔ جب تک یہ بظاہر احمدیت کا ایک مخلص خادم تھا۔ مجھے یاد ہے کہ حضور کی خلافت حقہ کی تائید میں اور آپ کے مصلح موعود ہونے کے حق میں غیر مبائعین سے بحث کرتے کرتے اس کی زبان سوکھتی تھی۔ الفضل میں اس کے مضامین اس بات کے اب تک شاہد ہیں۔ مگر بعد میں جب اس کی طرف سے نفاق اور شرارت کے آثار ظاہر ہونے شروع ہوئے۔ میں نے اپنے اس تعلق کو بالکل ختم کر دیا۔ سوائے اس کے کہ اس ظاہری رشتہ داری کے تعلق میں کبھی کسی موقع پر علیک سلیک ہو جاتی تھی۔ ان موقعوں پر بھی میں نے یہ بات محسوس کی۔ کہ یہ میری ذات کو علیحدہ کر کے خاندان کے باقی افراد کی عیب چینی کی کوشش کرتا ہے۔ میں چونکہ خدا کے فضل سے اس منافقانہ حربہ کو سمجھتا تھا۔ اس لئے میں نے ہمیشہ ایسی بات کو کوئی معین صورت اختیار کرنے سے پہلے ہی ختم کر دیا۔

ایک مرتبہ جب میں ربوہ میں اپنے گھر سے نکل کر مسجد مبارک میں نماز کے لئے جا رہا تھا۔ مجھے فیضی اور ان کی اہلیہ دروازے پر ملے۔ ان کی بیوی نے مجھے روک کر بے تعلقی کا شکوہ کیا۔ اور کہا کہ وہ دونوں میری منگنی میں شریک نہیں ہو رہے۔ اس پر میں نے اپنے اطمینان کا اظہار کیا۔ اور بتایا کہ وہ اگر نہ آنے پر خوش ہیں۔ تو میں انہیں ہرگز آنے کے لئے مجبور نہیں کروں گا۔ اتنے میں بھائی جان مرزا ناصر احمد صاحب جو باہر سے تشریف لا رہے تھے۔ میرے پاس سے گذرے اور میرے سلام کے جواب میں وعلیکم السلام کہہ کر انہوں نے خاص طور پر فیضی کا نام لے کر اسے سلام کہا۔ جس کے جواب میں فیضی خاموش رہا۔

اور ان کے گذرنے کے بعد ان کی بیوی نے اور فیضی نے نہایت نامناسب الفاظ میں ان کا ذکر شروع کر دیا۔ میں نے ان سے کہا۔ کہ قطع نظر اس کے کہ تم سچ کہتے ہو یا جھوٹ۔ میں تم سے اتنا کہوں گا۔ کہ تمہیں کم از کم اتنی حیا تو چاہیئے تھی۔ کہ تم میرے سامنے میرے بڑے بھائی کا ایسے بیہودہ انداز میں ذکر نہ کرتے۔ اور اس موقع سے فائدہ اٹھا کر میں نے ان سے اپنی اس خواہش کا اظہار بھی کر دیا۔ کہ آئندہ سے میں ان سے قطعاً کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتا۔ اس کے جواب میں اس نے مجھ سے اور پھر بعد میں کلیم یا نعیم سے بھی اس بات کا شکوہ کیا اور کہا۔ کہ وہ مجھے اتنا کم حوصلہ نہیں سمجھتا تھا کہ اپنے بھائی کے خلاف نہ سن سکوں۔ میں نے اس کا یہی جواب دیا۔ کہ میں اپنے عزیز ترین رشتہ دار کے خلاف بھی کوئی سخت بات سن سکتا ہوں۔ مگر جب اس کا کہنے والا کوئی شریف النفس انسان ہو۔ جس کا دل کینہ اور شرارت سے پاک ہو۔ مگر اگر کوئی شریر النفاثات فی العقد میں سے ہو۔ تو میں ہرگز اس کی بات نہیں سن سکتا۔ میں حضور کی خدمت میں یہ باتیں اس لئے لکھ رہا ہوں۔ تاکہ حضور کو پتہ چل جائے۔ کہ میں تو بہت پہلے سے اس شخص سے بیزار اور اس کی رشتہ داری پر لعنت بھیج رہا ہوں۔ اور اس کا میرا نام اس موقعہ پر استعمال کرنا میرے تعلق کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ خلافت کی دشمنی اور اپنی شرارت آمیز فطرت کی وجہ سے ہے۔ میں منافقین کے ساتھ خفیف سے خفیف تعلق سے بھی خدا تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔ والسلام

مرزا طاہر احمد

صاحبزادہ مرزا رفیع احمد سلمہ اللہ کے لئے دعا کی تحریک

صاحبزادہ مرزا رفیع احمد سلمہ ابن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جو ابھی تھوڑا عرصہ ہوا انڈونیشیا میں فریضۂ تبلیغ ادا کر کے واپس آئے ہیں۔ آج اپنڈے سائیٹس کے اپریشن کے لئے لاہور جا رہے ہیں۔ احباب کرام اپریشن کی کامیابی اور صاحبزادہ صاحب موصوف کی صحت یابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں

مکرم سید داؤد احمد صاحب کا خط

نوٹ:- فیضی صاحب اس خط پر بھی غور کر لیں۔ اور مرزا منظور احمد صاحب بھی اس کو نوٹ کریں۔ کہ فیضی صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ ۱۹۵۵ء کے شروع میں کبھی مرزا منظور کو نہیں ملا۔ اس نے جو باتیں انہوں نے میری طرف منسوب کی ہیں وہ غلط ہیں۔ وہ بھی اپنا ڈیفنس تیار کر لیں۔ ہم الفضل میں چھاپ دیں گے (ادارہ)

سیدی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

امید ہے حضور کی طبیعت اچھی ہو گی کل الفضل کے پرچے اکٹھے ملے۔ فیضی صاحب کی یہ محض شرارت اور فتنہ پردازی ہے کہ انہوں نے اس قسم کی فضول باتیں کیں۔ سب سے پہلے غالباً ۱۹۴۸ء میں احمدیہ ہوسٹل میں انٹر کالیجیٹ ایسوسی ایشن کے سلسلہ میں ان سے میری ملاقات ہوئی تھی۔ اسکے بعد اتفاقیہ کبھی مل جائیں تو اور بات ہے ورنہ ان کے ساتھ کبھی اٹھنے بیٹھنے کا موقع نہیں ملا۔ اور مجھے یقین ہے کہ وہ مجھے اچھی طرح جانتے بھی نہیں۔ ان کی باتوں کے متعلق سوائے لعنۃ اللہ علی الکاذبین کے اور کیا کہا جا سکتا ہے مگر ان میں دیانت کی کوئی رمق بھی باقی ہے۔ تو ان کو کوئی ثبوت دینا چاہیئے تھا۔

حضور کو علم ہے کہ حضور نے جتنے والا نامے خاکسار کے نام لندن میں بھجوائے قریباً سب میں یہی ہدایت تھی کہ جلد از جلد اپنی پڑھائی ختم کر کے حضور کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں۔ بلکہ میرا جرمنی میں تعلیم حاصل کرنے کا پروگرام بھی حضور نے محض اس وجہ سے منسوخ فرمایا تھا۔ کہ اس کے لئے مجھے لمبے عرصہ کا قیام ضروری تھا۔ میں حیران ہوں کہ اس قسم کی باتیں کرنے والے یہ نہیں جانتے کہ ایک دن احکم الحاکمین کے دربار میں حساب دینا ہو گا۔

حضور! اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے مجھے ماں کے پیٹ سے احمدیت پر قائم فرمایا۔ پھر مزید احسان ہے کہ اس نے علی وجہ البصیرت اسلام اور احمدیت کی سچائی قبول کرنے کی توفیق بخشی۔ پھر مجھے حضور ایدکم اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات کو بہت قریب سے دیکھنے کی توفیق عطا فرمائی میں نے اسلام کے سربلند کرنے کے لئے حضور کی تڑپ دیکھی ہے میں نے حضور کے چہرے میں خدا کا نور دیکھا ہے میں نے حضور کی زبان سے اللہ تعالیٰ کا کلام سنا ہے۔ میں نے تمام اعلےٰ اخلاق کو حضور میں ایک ایک کر کے مشاہدہ کیا ہے۔ میں نے اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے حضور کی غیرت دیکھی ہے۔ میں نے حضور میں صلہ رحمی اور خدمت خلق حد کمال تک پہنچا ہوا دیکھا ہے۔ میں نے اسلام اور جماعت کے احباب کے لئے حضور کے سجدہ گاہ کو تر دیکھا ہے۔ میں کس طرح ان لوگوں کی بیہودہ باتوں کو مان سکتا ہوں؟

اللہ تعالیٰ حضور کو اپنی خاص حفظ و امان میں رکھے اور لمبے عرصے تک ہمارے سروں پر سلامت رکھے اور رہتی دنیا تک حضور کا نام محبت اور ادب سے لیا جاتا رہے۔

والسلام

(غلام ابن غلام ابن غلام سید داؤد احمد)

خلافت ثانیہ کے خلافت حقہ ہونے کا قرآنی ثبوت

از مکرم امین اللہ خانصاحب سالک جامعۃ المبشرین ربوہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خلافت کے برحق ہونے پر جہاں احادیث اقوال والہامات حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت مصلح موعود کے اپنے زندہ نشانات گواہ ہیں۔ وہاں قرآنی آیات بھی آپ کی خلافت کے برحق ہونے کے متعلق واضح اور بین طور پر دلالت کرتی ہیں۔

سورہ نور کی آیت استخلاف میں جہاں خلافت کی برکات کا ذکر کیا گیا ہے وہاں درحقیقت ہمارے لئے خلیفۂ برحق کی پہچان کے معیار بھی پیش کئے گئے ہیں۔

خدا تعالےٰ فرماتا ہے

وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم و عملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ص ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضٰی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنًا ط یعبدوننی لا یشرکون بی شیئًا ط ومن کفر بعد ذالک فاولٰئک ھم الفٰسقون ٥

(سورہ نور ع ۷)

یعنی

اللہ تعالےٰ تم میں سے مومنوں اور صالح اعمال بجالانے والوں سے وعدہ کرتا ہے کہ وہ انہیں زمین میں ضرور خلیفہ بنائے گا۔ جس طرح اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور وہ ان کے دین کو مضبوط کرے گا۔ اس دین کو جسے اس نے ان کے لئے پسند کیا اور وہ ان کے خوف کو امن سے بدل دے گا۔ وہ میری ہی عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو کوئی اس کے بعد انکار کریں گے۔ وہی فاسق ہوں گے۔

گویا خدا تعالےٰ کی قائم کردہ خلافت کے نتیجے میں دین کو تمکین بخشی جاتی ہے۔ خوف کو امن سے بدل دیا جاتا ہے۔ اور وابستگان دامن خلافت کو ہی صحیح معنوں میں عبادت کا موقع دیا جاتا ہے۔ اس آیت میں خلافت حقہ کے تین معیار پیش کئے گئے ہیں۔

۱۔ تمکین دین (۲) خوف کا مبدل بہ امن ہونا

۳۔ حقیقی عبادت کا میسر آنا

یعنی خلیفۂ برحق کے عہد زرین میں دین کو تمکین حاصل ہوتی ہے، خوف کی بجائے امن کا دور دورہ شروع ہو جاتا ہے۔ اور صحیح معنوں میں وابستگان دامن خلافت کو ہی مقام عبودیت حاصل ہوتا ہے اور وہی شرک سے کلی طور پر مجتنب ہوتے ہیں۔

اب اس معیار پر کسی خلافت کو پرکھیئے حق و باطل میں واضح طور پر امتیاز ہو جائیگا۔ خلافت راشدہ کو لیجئے، واضح طور پر اس کی صداقت روشن ہو جاتی ہے

لیکن اس کے برعکس ملوکیت کے دور کا جائزہ لیجئے وہ کسی صورت بھی اس معیار پر پورا نہیں اترتا

غرضیکہ خلافت حقہ کی پہچان کے لئے خدا تعالےٰ نے یہ ایک نہایت عمدہ معیار قائم کیا ہے۔

آئیے اب ہم اسی معیار پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خلافت کا جائزہ لیتے ہیں

اوّل: تمکین دین۔ حضور ایدہ اللہ کی خلافت کے زمانہ میں دین کو جو تمکین حاصل ہوئی ہے وہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔ پھر خلافت ثانیہ کی برکت سے ہر ملک اور ہر علاقہ میں دین اسلام کو ہر مذہب پر غلبہ بخشا گیا اور آج کوئی دوسرا مذہب یہ طاقت نہیں رکھتا کہ وہ اسلام کے مقابلہ میں کھڑا ہو سکے

دوم: خوف کا مبدل بہ امن ہونا حضرت خلیفہ اول رضؓ کی وفات کے بعد اور حضرت مصلح موعود کی خلافت سے پہلے جماعت انتہائی طور پر خوفزدہ تھی کہ جماعت کا کیا حال ہو گا؟ ۔ دوسرے لوگ بھی یہی خیال کرتے تھے کہ اب جماعت کا نظام درہم برہم ہو جائیگا اور یہ جماعت اور زیادہ نہ بڑھ سکے گی بلکہ موجودہ طاقت بھی کھو بیٹھے گی۔ مگر جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ خلیفہ منتخب ہوئے تو ڈھارس بندھ گئی۔ خوف دور ہو گیا اور امن قائم ہو گیا۔ پھر اس خلافت کے بیالیس سالہ دور میں خوف کے کئی مواقع پیدا ہوئے مگر ہمیشہ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل اور رحم کے ساتھ ان مشکلات کو دور کیا اور پُرامن عہد سے متمتع فرمایا۔

سوم: حقیقی عبادت کا میسر ہونا خلافت ثانیہ کی برکت سے جماعت کو صحیح معنوں میں عبادت کی توفیق مل رہی ہے اور وہ شرک سے کلیتہً اجتناب اختیار کئے ہوئے ہے۔ احباب جماعت بے شمار کشوف ورؤیا دیکھتے ہیں ان کا ایمان زندہ ایمان ہے انہوں نے زندہ خدا کی ہزارہا زندہ تجلیات دیکھی ہیں۔ انہیں صحیح معنوں میں مقام عبودیت حاصل ہے۔ ان کے اپنے آقا کے ساتھ گہرا تعلق ہے اور یہ سب کچھ خلافت حقہ کی برکت سے ہے۔

ایک اور آیت بھی نبوت الٰہیہ اور خلافت حقہ کے معیار پیش کرتی ہے۔ سورہ جمعہ میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے

ھو الذی بعث فی الامّیّن رسولاً منھم یتلوا علیھم اٰیٰتہٖ ویزکّیھم ویعلّمھم الکتٰب والحکمۃ و ان کانوا من قبل لفی ضلٰل مبین

کہ خدا تعالےٰ کی ہی ذات ہے جس نے ان پڑھوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا وہ رسول ان پر احکام الٰہی پڑھتا ہے۔ انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے اگرچہ وہ لوگ پہلے کھلی کھلی گمراہی میں تھے۔

اس آیت میں رسول کے فرائض بتائے گئے ہیں۔ کہ وہ کیا کیا امور سرانجام دیتا ہے۔ رسول کا خلیفہ یعنی اس کا نائب اور قائمقام اگر یہی امور سرانجام دے تو یقیناً اس کی خلافت برحق ہو گی۔ لیکن اگر وہ یہ امور سرانجام نہ دے۔ تو اس کی خلافت خلافت حقہ نہ ہو گی۔ (باقی صک پر)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

تحریک جدید اور بڑی جماعتیں

تحریک جدید کے مجاہد نوٹ فرمالیں۔ اس سال کے ختم ہونے میں صرف دو ماہ کا عرصہ رہ گیا ہے اس عرصہ میں تحریک جدید کے وعدے سو فی صدی پورے ہو جانے چاہئیں۔ دفتر جماعتوں اور افراد کو بھی توجہ دلا رہا ہے۔ ابھی قریب چالیس فیصدی کے قابل ادا رقم ہے۔ جن بڑی شہری جماعتوں کے وعدے نہایت شاندار ہیں وہ بھی کوشش کر کے کم سے کم ۷ر اکتوبر تک ۸۰٪ مرز میں معہ اسم وار تفصیل کے داخل کر دیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بعض شہری جماعتوں کی طرف سے اطلاع آ رہی ہے کہ انشاءاللہ وہ اپنی جماعت کا ۷ر اکتوبر تک ۸۰٪ داخل کر سکیں گے۔ ۳۱ر اگست تک ان جماعتوں کی ۵۵٪ سے ۶۰٪ فی صدی تک وصولی تھی جو بہت شکریہ کے قابل اور قابل تحسین ہے۔ اب وہ اس کی جدوجہد میں ہیں کہ سال چونکہ ختم ہو رہا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے وعدے کم سے کم ۸۰٪ فیصدی یا ۸۵٪ تک کر لیں۔ تا بقیہ ۲۰٪ کا حصہ ۷ر اکتوبر تک ادا کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں کو کامیاب فرمائے۔ آمین۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

زعماء صاحبان انصار کے لئے ضروری یاددہانی

انصار اللہ کا سالانہ اجتماع ۲۶-۲۷ر اکتوبر بروز جمعۃ المبارک و ہفتہ کو ربوہ میں ہو گا انشاءاللہ وقت بہت قریب آ رہا ہے۔ اس لئے زعماء صاحبان کو چاہیئے کہ وہ جلد اپنی مجالس کی طرف سے نمائندگان کا انتخاب کروا کر اور دیگر غیر منتخب نمائندے جن کو بلحاظ عہدہ نمائندگی کا استحقاق حاصل ہے ان سب کی فہرست معہ مکمل پتہ دفتر ہذا میں بھجوا دی جائے تا ان کی تعداد کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان کے قیام و طعام وغیرہ کا مناسب انتظام کیا جائے۔

۲- شوریٰ کے لئے اگر کسی صاحب کی طرف سے کوئی تجویز بھجوائی جانے والی ہو تو وہ بھی مقامی مجلس انصار اللہ اگر اسے منظور کرے جلد مرکز میں بھجوا دینی چاہیئے تا مرکزیہ مجلس انصار اللہ اس پر غور کر کے ایجنڈا میں شامل کر سکے۔

۳- نمائندگان انصار جو اجتماع میں شمولیت کے لئے تشریف لائیں گے انہیں مطلع کر دیا جائے کہ آخر اکتوبر میں خنکی ہو جایا کرتی ہے۔ مناسب بستر ساتھ لے کر آئیں۔

قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

امتحان زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

کتاب "اسلام میں اختلافات کا آغاز"

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے شعبہ تعلیم کے تحت کتاب "اسلام میں اختلافات کا آغاز" کا امتحان ماہ نومبر کی کسی تاریخ کو منعقد ہو گا (تاریخ کا اعلان بعد میں کر دیا جائے گا) براہ مہربانی تمام لجنات اماء اللہ اپنی جگہ پر ممبرات میں اس کی تحریک کر کے امتحان دینے والی بہنوں کے نام ارسال فرمائیں اگر کتاب کی ضرورت ہو تو دفتر لجنہ مرکزیہ کو اطلاع دے کر بذریعہ وی۔ پی منگوا لیں۔

(سیکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اعانت الفضل

مکرم محمد یوسف شاہ صاحب ریٹائرڈ لیفٹیننٹ کرنل نے اپنے لڑکے سید محمد یحییٰ صاحب خضر کے بی۔ اے میں فرسٹ کلاس پاس ہونے کی خوشی میں مبلغ ۲ روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس ہونہار بچے کو مزید علمی ترقیات عطا کرے اور اپنے والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ (مینیجر الفضل)

اعلان نکاح

عزیزم عبد المجید صاحب ابن قریشی بشیر احمد صاحب محلہ گوردو نانک پورہ انبورہ کا نکاح عزیزہ نصرت النساء بیگم صاحبہ دختر محمد فرید احمد صاحب قریشی سکنہ ڈسکہ سے بالعوض مبلغ آٹھ صد روپیہ مہر پر مورخہ ۲۸/۹/۵۶ بروز جمعہ مسجد مبارک میں مولانا ابو العطاء اللہ دتا صاحب جالندھری پرنسپل جامعۃ المبشرین نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین اور احمدیت کے لئے بابرکت اور خوشی کا موجب بنائے آمین

خاکسار منظور احمد خان ربوہ

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ میں اب بمشکل تین ماہ باقی ہیں۔ لہٰذا تمام جماعتوں کے کارکنانِ مال سے التماس ہے کہ اس چندہ کی فراہمی کیلئے کوشش فرمائیں۔ ناظر بیت المال ربوہ

سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

۲۶-۲۷ر اکتوبر

انصار اللہ کا دوسرا سالانہ اجتماع ۲۶-۲۷ر اکتوبر ۱۹۵۶ء کو جماعت کے مرکز پاکستان ربوہ میں منعقد ہو گا۔ گذشتہ شوریٰ کے فیصلہ کے مطابق ہر رکن کا فرض ہے کہ وہ اس اجتماع کے اخراجات کے لئے بارہ ۱۲ آنے فی رکن کے حساب سے چندہ دیں۔ ابھی بہت کم مجالس نے اس چندہ کی وصولی کی طرف توجہ کی ہے۔ وقت تھوڑا ہے۔ اس لئے عہدہ داران سے درخواست ہے کہ وہ بلا تاخیر ہر رکن سے چندہ وصول کر کے مرکز میں بھجوا دیں تا کہ انتظامات میں کوئی روک نہ ہو۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) میرا لڑکا اسد اللہ عمر ایک سال آٹھ ماہ سے بیمار ہے۔ لہٰذا بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے ملتجی ہوں کہ میرے بچے کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔
نذیر احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نانو ڈوگر نسبتی برادر سردار غلام احمد مصطفیٰ

(۲) خاکسار نے سابقہ سکونت ترک کر کے لیاقت پور میں معمولی کاروبار شروع کیا ہے۔ کاروبار کی ترقی اور صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے
قریشی محمد اکبر خادم لیاقت پور

(۳) عزیزم عبد الباسط صاحب ماہ حال کی ۲۰ تاریخ کو بی ۔ سی ۔ ایس ۔ سی کے تیسرے سال کے امتحان میں شامل ہو رہے ہیں احباب کرام نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔
عبد الرشید سیکرٹری مال حلقہ چابک سواراں لاہور

(۴) میرا بھائی میرداد احمد خاں سندھ میں کافی دیر سے بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں
مرزا عبد الغنی احمدی بھارت نگر لاہور

(۵) میرے والد بزرگوار مکرم محمد علی صاحب فیروزپوری عرصہ دراز سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ آجکل میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں کمزور بہت ہو گئے ہیں۔ بزرگان سلسلہ سے عموماً اور صحابہ کرام سے خصوصاً دعا کی درخواست ہے۔
احمد علی سراج فیروزپور کا صدر بازار لاہور

(۶) خاکسار کی دادی اماں عرصہ ایک ماہ سے سخت بیمار ہے۔ اب چند دنوں سے کھانے پینے سے بھی معذور ہیں۔ نیز بندہ کے لئے بھی دعا کریں کہ خدا تعالیٰ صحت دے اور سلسلہ احمدیہ کا خادم رہنے کی توفیق دے۔
محمود احمد ظفر محمدی کنری سندھ

(۷) خاکسار کی اہلیہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ آجکل ضعف قلب اور جسمانی کمزوری کی تکالیف زیادہ ہیں۔ نیز خاکسار کا بچہ چند دن سے بعارضہ بخار اور پیچش کی شدت سے بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان اور دیگر احباب سے دعا کی مؤدبانہ درخواست ہے۔
(قاضی) محمد حنیف واقف زندگی ربوہ

(۸) میرا لڑکا ٹائیفائیڈ - پیچش اور جگر کی خرابی کی وجہ سے سخت بیمار ہے اور میرے گھر کے آٹھ افراد ہیں اور آٹھوں ہی بیمار ہیں۔ اور بندہ ایک لمبے عرصہ سے خود بھی بیمار ہے اور مالی تنگی کی وجہ سے علاج نہیں کروا سکتے۔ خاندان حضرت مسیح موعودؑ۔ صحابہ کرام و احباب کرام سے میری عاجزانہ التجا ہے کہ ہمارے حق میں دردِ دل سے دعا فرمائیں۔
عبد الرحمٰن احمدی مہاجر ولد امام الدین مرحوم ڈسکہ خاص وارڈ ۵ مکان ۱۱۸۸

(۹) خاکسار کئی دنوں سے چند ایک پریشانیوں میں گرفتار ہے اور صحت بھی خراب رہتی ہے بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے میری تمام پریشانیاں و مشکلات دور فرمائے۔ آمین
عنایت اللہ زرہ بورے والا ملتان

(۱۰) میرے بچے آئے دن بخار وغیرہ امراض سے بیمار رہتے ہیں۔ معزز بھائی بہنیں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ کے ساتھ درازیٔ عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین۔
رشیدہ بیگم (اہلیہ ماسٹر چوہدری بشیر احمد صاحب سندھ) دار الصدر ربوہ

خلافت ثانیہ کے خلافت حقہ ہونے کا قرآنی ثبوت

(بقیہ صفحہ ۵)

حقیقت یہ ہے کہ خلیفہ برحق ہی ان امور کو سرانجام دے سکتا ہے۔ نام نہاد خلیفہ ان فرائض کو ادا نہیں کر سکتا۔

اس آیت میں رسول یا خلیفہ کے چار فرائض بتائے گئے ہیں۔

۱۔ **تلاوتِ احکام الٰہی**:۔ یعنی خدا تعالےٰ کے احکام لوگوں کو بتاتا رہے۔

۲۔ **تزکیہ**:۔ ان کے نفوس کی اصلاح کرتا رہے۔

۳۔ **تعلیم کتب**:۔ وہ لوگوں کو خدا تعالےٰ کی کتاب بھی سکھاتا رہے۔

۴۔ **تعلیم حکمت**:۔ اور پھر وہ لوگوں کو محض کتاب سکھاتا اور احکام بتاتا ہی نہ رہے۔ بلکہ ان کی حکمت بھی سمجھاتا رہے۔

رسول اور خلیفے کے اس معیار کی تصدیق کے لئے کسی نبوت یا خلافت کا جائزہ لے لیجئے حقیقی اور غیر حقیقی کا فرق بالکل واضح ہو جائیگا۔

اب اس معیار پر حضرت المصلح موعود کی خلافت کا جائزہ لیجئے۔ آپ کی خلافت کا برحق ہونا روز روشن کی طرح واضح ہو جاتا ہے۔

اوّل تلاوت احکام الٰہی:۔ تمام عمر حضور ایدہ اللہ اس امر میں مصروف رہے ہیں۔ خطبات جمعہ میں مختلف تقاریب کے مواقع پہ تقاریر میں اور اپنی مجلسوں میں اس فریضہ کو سرانجام دیتے رہے ہیں۔

دوم۔ تزکیہ:۔ اسی طرح آپ جماعت کے تزکیہ میں بھی مصروف رہے ہیں۔

سوم تعلیم کتاب:۔ اس سلسلے میں تقاریر کے علاوہ آپ نے عظیم الشان تفسیر بھی تحریر فرمائی۔

چہارم تعلیم حکمت:۔ آپ ہمیشہ احکام الٰہیہ کی حکمتیں بھی بتاتے رہے ہیں۔

الغرض کسی پہلو سے بھی دیکھا جائے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خلافت کا برحق ہونا واضح اور بیّن ہے۔

پس مبارک ہیں وہ لوگ جو خلافت علےٰ منہاج النبوۃ سے وابستہ رہ کر حسنات دارین کے وارث بنتے ہیں اور مبارک ہیں وہ لوگ جو جہالت کی موت سے بچ کر اپنے وقت کے امام کو پہچانتے ہیں۔

درخواستہائے دعا

میرا لڑکا عزیزم نعیم اللہ ٹائیفائڈ سے بیمار ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

سید عبید اللہ شاہ پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ چک جمرہ

(۲) ماسٹر محمد علی خانصاحب اشرف ساکن چنیوٹ نے اپنی آنکھوں کا اپریشن کرایا ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (احمد علی خاں)

داخلہ میڈیکل سکول کوئٹہ

فرسٹ ایئر کلاس ایل۔ ایس۔ ایم۔ الیف (L. S. M. F.) امین الدین میڈیکل سکول کوئٹہ میں داخلہ کے لئے مجوزہ فارم پر درخواستیں بمع اسناد ۱۵/۱۰/۵۶ تک بنام پرنسپل مطلوب۔ شرائط:۔ فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن سائنس والا میٹرک۔ فزیالوجی ہائی جین والے کو ترجیح۔ عمر ۱۵/۱۰/۵۶ کو ۱۶ تا ۲۱۔ فارم درخواست و پراسپکٹس قیمتی یک روپیہ سکول کے دفتر سے منی آرڈر بھیج کر طلب ہوں۔ (پاکستان ٹائمز ۲۷/۹/۵۶)

ناظر تعلیم ربوہ

امتحانات کی تاریخیں

سیکنڈری بورڈ کے امتحانات میٹرک۔ انٹر میڈیٹ علی الترتیب ۱۲/۳/۵۷ اور ۲/۴/۵۷ کو شروع ہوں گے۔ پرائیویٹ امیدواران کی درخواستیں برائے فارمہائے داخلہ سیکرٹری بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن لاہور کو علی الترتیب اکتوبر ۱۹۵۶ء۔ نومبر ۱۹۵۶ء۔ جنوری ۱۹۵۷ء کے پہلے ہفتہ میں پہنچنی لازم ہیں۔ (پاکستان ٹائمز ۲۹/۹/۵۶)

(ناظر تعلیم ربوہ)

اعلان

بزم ترقی علوم کے شعبہ محفل دانشوراں کی نگرانی میں ایسے علم دوست احباب کے لئے جو منشی فاضل کے امتحان میں شامل ہونا چاہتے ہیں یکم ۵۶ سے بعد نماز عصر روزانہ ایک گھنٹہ ایک کلاس کا انتظام کیا گیا ہے۔ احباب اس کلاس سے فائدہ اٹھانے کے لئے سیکرٹری بزم ترقی علوم سے بمقام کوارٹر تحریک جدید ربوہ میں ملیں

شیخ عبد الواحد سیکرٹری بزم ترقی علوم

اور کیا سازش ہوتی ہے؟

(بقیہ صفحہ ۳)

فساد پر آمادگی

"جلسہ کے معاً بعد چند کارکنان انجمن نے نئے نظام سے تصادم کا پروگرام بنایا اور فساد تک بھی آمادہ ہو گئے"۔ (پیغام صلح ۳ / فروری ۱۹۵۴ء)

مندرجہ بالا اقتباسات کا ایک ایک لفظ ان خطرناک سازشوں کو ظاہر کر رہا ہے۔ جو اندرونی طور پر ان لوگوں میں جاری ہیں۔ جو لوگ خود ایک دوسرے کے خلاف قفل توڑنے۔ جعلی ریزولیوشن بنانے۔ ہزار دو ہزار روپیہ خورد برد کرنے اور آمریت کے شکنجہ کو استعمال کرنے پولیس کو بلانے اور ضمانتوں تک نوبت پہنچانے کی حرکات کرتے رہے ہوں۔ ان کے متعلق خود اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ وہ جماعت احمدیہ کے خلاف سازشوں میں شریک ہو کر کیا کچھ نہیں کرتے رہے ہوں گے۔

اگر پیغام صلح اپنے بزرگوں کی ان حرکات کو بھی سازش نہیں سمجھتا۔ تو کیا وہ بتائے گا کہ آخر سازش کسے کہتے ہیں؟

درخواست دعا

میں عرصہ تین سال سے بیمار چلا آ رہا ہوں۔ بیماری بہت خطرناک ہے جسے ڈاکٹروں نے ہڈیوں کی ٹی بی تشخیص کیا ہے۔ احباب درد دل سے میری صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار محمد شریف بیکری والا دار الرحمت غربی)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا ایک تازہ رؤیا

۲۰ ستمبر و ۲۱ ستمبر کی درمیانی رات ۔ مقام ایبٹ آباد

"میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک کمرہ ہے اور اس میں ایک چارپائی بچھی ہوئی ہے اس چارپائی پر ام ناصر لیٹی ہوئی ہیں۔ اتنے میں اس کمرے میں حضرت خلیفہ اولؓ داخل ہوئے ۔ اس وقت میرے ایک ہاتھ میں ثمر بہشت کی قسم کا ایک آم پکڑا ہوا ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ آم حضرت خلیفہ اولؓ کو کھلاؤں۔ آم کو اپنے ہاتھ میں چکّر دے رہا ہوں۔ اتنے میں حضرت خلیفہ اولؓ نے خواہش کی کہ مجھے کچھ کھانے کو دو جس کمرے میں ہم تھے اس کے پہلو میں ایک اور کمرہ تھا۔ اسی طرح جیسے مسجد مبارک کے پہلو میں بیت الفکر کا کمرہ تھا۔ اس میں ایک کھڑکی تھی میں نے وہ کھول دی۔ اور دیکھا کہ کمرہ میں فرش بچھا ہوا ہے۔ شاید کسی خادمہ کو میں نے اشارہ کیا کہ کھانا لائے۔ پھر حضرت خلیفہ اولؓ کو اس کمرہ میں بیٹھنے کے لئے کہا۔ جب آپ کھانے پر بیٹھ گئے تو میں نے دیکھا کہ ان کے پہلو میں میرا ایک چھوٹا بچہ بیٹھا ہوا ہے خواب میں میں یہی سمجھتا ہوں کہ میرا بچہ ہے۔ گو اتنا چھوٹا بچہ اس وقت میرا کوئی نہیں۔ ہاں! بعض پوتے ہیں جب حضرت خلیفہ اولؓ کھانے بیٹھے تو میں اپنے ہاتھ میں آم کو چکّر دیتا رہا۔ پھر میں نے خیال کیا کہ آپ کے سامنے ثابت آم رکھنا مناسب نہیں بلکہ کاٹ کر اس کی قاشیں رکھنی چاہئیں اور ام ناصر سے کہا کہ چھری اور طشتری منگواؤ۔ اتنے میں انگریزی قسم کی ایک چھری اور ایک چینی کی طشتری ان کے سرہانے نظر آئی اور میں نے آم ان کو دیا کہ اس کو کاٹ کر اس کی قاشیں کر دیں۔ جب انہوں نے آم کی قاشیں کاٹ کر طشتری میں رکھ دیں۔ تو میں نے طشتری اٹھا لی کہ حضرت خلیفہ اولؓ کو کھانے کے لئے دوں۔ پاس کے کمرہ کی کھڑکی جب میں نے کھولی اور آموں والی طشتری آپ کے سامنے رکھنی چاہی تو میں نے محسوس کیا کہ پاس والے کمرہ کی چھت نیچی ہونے کی وجہ سے اور اس وجہ سے کہ آپ کے سامنے کھانے کی بہت سی طشتریاں رکھی تھیں میں سہولت سے طشتری آپ کے سامنے نہیں رکھ سکتا۔ اور آم والی طشتری کو اس طرح جنبش دی کہ حضرت خلیفہ اولؓ سمجھ جائیں اور اپنے سامنے کی طشتریاں پرے کر دیں۔ آپ سمجھ گئے اور آپ نے اپنے سامنے کی طشتریاں پرے کر دیں۔ تب میں نے کھڑکی کی دہلیز کو ایک ہاتھ سے پکڑ لیا اور اس کے سہارے سے خوب جھک کر آموں والی طشتری جس میں بہت سی قاشیں تھیں آپ کے سامنے رکھ دی۔ اس پر میری آنکھ کھل گئی۔"

بیت الفکر میں آپ کو دیکھنا بتاتا ہے کہ آپ کے لئے اپنی اولاد کا موجودہ فتنہ فکر کا موجب بن رہا ہے۔ اور ثابت آم کی بجائے اس کی قاشیں کر کے دینے سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ کسی وقت آپ کی اولاد میں تفرقہ پیدا ہو گا۔ اور شاید وہی وقت آپ کی اولاد کے لئے توبہ کا مقرر ہے اور اسی وقت وہ حضرت خلیفہ اولؓ کے سامنے پیش ہونے کے قابل ہوں گے۔

۷ اکتوبر

تحریک جدید کا سال قریباً ختم ہو گیا ہے۔ اگر آپ نے اب تک اپنا وعدہ سو فیصدی پورا نہیں کیا۔ تو آپ ذرا سوچیں کہ کب کریں گے؟ آپ آج سے یہ کوشش کریں کہ آپ کا وعدہ ۷ اکتوبر کی دوپہر تک مرکز میں داخل ہو جائے۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کا خط (بقیہ صفحہ اوّل)

(جنہیں خاکسار تو ذاتی طور پر نہیں جانتا) کے خط کی نقل ارسال کی ہے جو محترمہ مذکورہ نے حضور کی خدمتِ اقدس میں لکھا ہے۔ ان بچوں نے اگر ایسی کوئی بھی بات کہی ہے تو بہت دکھ دینے والی بات ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خاکسار نے مکرمی مولوی عبدالمنان عمر صاحب کے امریکہ جانے کے متعلق جو کوشش کی اس میں خاکسار کی نیت اپنے علم کے مطابق سلسلہ کے ایک عالم اور مخلص خادم کے لئے ایک موقع بہم پہنچانا تھا جس سے وہ خود بھی فائدہ اٹھا سکیں۔ اور سلسلہ کی خدمت کا اس کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ موقعہ فراہم کر سکیں۔ خاکسار کا ان کے متعلق بوجہ ان کے سلسلہ میں وکیل کے عہدہ پر فائز ہونے، بوجہ حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کا فرزند ہونے اور بوجہ اس کے کہ اپنے بھائیوں میں صرف اکیلے وہی علمی مذاق رکھتے ہیں اور علم کا اکتساب کر سکتے ہیں یہی اندازہ اور یہی حسن ظن تھا جو خاکسار نے لکھا ہے ان امور کا جو ان کے چھوٹے بھائی کے متعلق بعد میں ظاہر ہوتے ہیں یا جن کا ذکر محترمہ عائشہ صاحبہ کے خط میں ہے خاکسار کو نہ علم تھا نہ اندازہ۔ ممکن ہے مکرمی مولوی عبدالمنان عمر صاحب بھی ان امور میں ملوث ہوں خاکسار کو اس کا بھی کوئی علم اس سے زائد نہیں۔ جو اشارہ حضور نے کوہ مری سے ارسال کردہ اپنے والا نامے میں فرمایا تھا۔ بوجہ مرکز سے باہر ہونے کے موجودہ فتنہ کے متعلق خاکسار کا علم انہی امور تک محدود ہے جو الفضل میں شائع ہوئے ہیں ان امور کی تفتیش حضور کے ہاتھ میں اور حضور کے ارشاد کے ماتحت اور حضور کی ہدایات کے مطابق حضور کے خدام کے ہاتھوں میں ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے حضور کی ذات مبارک اور سلسلہ عالیہ کو ہر قسم کے خطرہ پریشانی اور ابتلاء سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ جو امر حضور کے نزدیک پایۂ ثبوت کو پہنچ جائے۔ اس کے مطابق حضور کے خدام کا عمل پیرا ہونا بھی عین سعادت اور تقاضائے عہد اطاعت و فرمانبرداری ہے۔ لیکن جب تک کسی امر کا انکشاف نہیں ہوا تھا اور کوئی ایسی بات ظہور میں نہ آئی تھی اس وقت جن خدام کا عمل حسن ظن کے مطابق رہا وہ انما الاعمال بالنیات کے حکم کے تابع تھا۔ والا صدق و اخلاص اور اطاعت و وفا کا عہد وہی ہے۔ جہاں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے اور اسی کی عطا کردہ توفیق سے انشاء اللہ پورا ہوتا چلا جائے گا۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے حضور کو جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ اور اپنے مبارک ارادوں کی تکمیل کی توفیق عطا فرماتا جائے۔ اور ہم سب خدام کو ان برکات سے زیادہ سے زیادہ متمتع ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ جن کے نزول کا حضور کا وجود باوجود ذریعہ ہے اور جو حضور کی ذات مبارک کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اور حضور کو ہر پریشانی اور حزن سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ والسلام

حضور کا غلام

طالب دعا خاکسار ظفر اللہ خان

درخواست دعا

ماسٹر محمد ابراہیم صاحب سارچوری نائب زعیم اول خدام الاحمدیہ دار الصدر شرقی ربوہ کی والدہ صاحبہ کی دائیں آنکھ کا اپریشن ہوا ہے اور وہ چنیوٹ ہسپتال میں زیر علاج ہیں احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ان کے اپریشن کی کامیابی نیز مکمل صحت یابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴